اشرف التفاسیر
تفسیر نعیمی
مصنف
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ اسلامیہ
۴۰۔ اردو بازار * لاہور

نام کتاب —— تفسیر نعیمی (پارہ اول)

مصنف —— حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد صفحات —— 720

کمپوزنگ —— لیزر کمپوزنگ ان' سٹار سائنس مارکیٹ'
تکیہ اہلی والا' آبکاری روڈ' نیو انار کلی' لاہور

پرنٹر ——

ناشر —— مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ وسعت میاں مارکیٹ 38۔ اردو بازار لاہور
Ph:7354851

اعتراض: جھوٹ بھی ایک شے ہے اور ہر شے خدا کی قدرت میں داخل۔ جواب: خدا کا جھوٹ شے نہیں کیونکہ وہ محال ہے اور بندوں کا جھوٹ بولنا بے شک شے ہے۔ خدائے تعالیٰ اس کے پیدا کرنے پر واقعی قادر ہے نہ کہ خود اس سے موصوف ہونے پر۔ کیونکہ سارے عیب بھی خدا کی مخلوق ہیں مگر خدا ان سب سے پاک ہے عیب کو پیدا کرنا اور جاننا عیب نہیں ہاں عیب کرنا عیب ہے تیسرا اعتراض: خدا کی خبریں بھی خبری ہیں اور خبر اسی کو کہتے ہیں۔ جس میں جھوٹ سچ کا احتمال ہو۔ اگر جھوٹ کا احتمال نہ ہو تو سچ کا بھی امکان رہے گا لہٰذا اس کی خبروں کو خبر ماننے کے لئے ان میں جھوٹ کا امکان ماننا مگر چونکہ وہ خدا کی خبریں ہیں اس لئے جھوٹی ہوں گی نہیں۔ لہٰذا ان خبروں کا جھوٹا ہونا ممکن بالذات اور محال بالغیر ہے۔ جواب: مطلق خبر جنس ہے اور حق تعالیٰ کی خبر اس کی نوع۔ اس نوع میں حق تعالیٰ کی نسبت مثل فصل کے ہے۔ فصل کے ذریعہ سے نوع پر جو احکام جاری ہوتے ہیں وہ سب ذاتی ہوتے ہیں ہاں جنس کے لئے عارضی جیسے کہ ناطق کے احکام انسان کے لئے ذاتی ہیں اور حیوان کے لئے عارضی۔ لہٰذا جب نسبت الٰہی نے جھوٹ ہونے کو محال کیا تو محال ہوا رب کی خبر کے لئے بالذات اور مطلق خبر کے لئے بالعرض ہوا۔ ہماری اس تقریر سے .بفضلہ دونوں اعتراض کافور ہو گئے۔ چوتھا اعتراض: حق تعالیٰ کے سچے ہونے کی تعریف جب ہی کی جاسکتی ہے جب کہ وہ جھوٹ پر قادر ہو۔ مگر نہ بولے۔ اگر اس کو جھوٹ پر قدرت ہی نہ ہو تو پھر سچے ہونے میں کیا کمال جیسے کہ دیوار کے جھوٹ نہ بولنے کی تعریف نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس میں بولنے کی طاقت ہی کہاں ہے۔ (یہ اعتراض اسمٰعیل دہلوی کی ذہانت کا نتیجہ ہے) جواب: ماشاء اللہ کیا اچھا قاعدہ ایجاد کیا۔ خدا تعالیٰ کے فانہ ہونے کی تعریف چوری نہ کرنے کی تعریف سارے عیبوں سے پاک ہونے کی تعریف کی جاتی ہے۔ اس قاعدے سے لازم آتا ہے کہ یہ سارے عیب خدا کے لئے ممکن ہوں۔ کیونکہ بغیر امکان خدا کی تعریف کرنا ناممکن ہے۔ جناب حق تعالیٰ کی تعریف اس طرح کی جائے گی کہ اس بارگاہ تک کسی عیب کی رسائی ہی نہیں یاد رہے کہ دیوار کا جھوٹ محال بالغیر نہیں۔ بلکہ محال عادی ہے۔ انبیاء کرام اولیاء عظام سے پتھروں نے کلام کیا اور آئندہ بھی کریں گے۔ تو مولوی اسمٰعیل صاحب کے اس قاعدے سے لازم آتا ہے کہ حق تعالیٰ کا جھوٹ بالغیر تو کیا محال عادی بھی نہ ہو تاکہ اس کی تعریف کی جاسکے۔ پانچواں اعتراض: یہ سب مانتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی وعیدوں کا خلاف ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس نے خبر دی کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی سزا جہنم ہے۔ لیکن سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اگر چاہے تو قاتل کو جہنم نہ بھیجے اور یہی جھوٹ ہے۔ جواب: معاذ اللہ اس کو جھوٹ سے کیا تعلق اولاً تو خدا کی ساری وعیدیں اس کے ارادے پر موقوف ہیں کہ وہ اگر چاہے تو سزا دے اور چاہے تو معاف فرماوے۔ قرآن کریم نے فرمایا ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء اس آیت نے شرک کے سوا ساری وعیدوں کو رب کے چاہنے پر موقوف کر دیا لہٰذا جس گنہگار کی بخشش ہوگی وہ اسی مضمون کا ظہور ہو گا دوسرے: یہ کہ قصور معاف کرنا کرم ہے نہ کہ جھوٹ لہٰذا جھوٹ عیب ہے تیسرے: یہ کہ یہ اعتراض تو تم پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ رب کے جھوٹ کو تم محال بالغیر مانتے ہو۔ اور وعید کی مخالفت واقع ہے۔ اگر یہ کذب ہے تو تم خدا کے کذب کو واقع مانو نہ کہ محال بالغیر۔ چھٹا اعتراض: رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہوتے ہوئے کفار مکہ پر عذاب نہ بھیجیں گے اور پھر خود ہی فرمایا قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم یعنی اے کفار کہ اللہ قادر ہے کہ تم پر اوپر یا نیچے سے

عذاب بھیجے۔ دیکھو ان کفار مکہ سے عذاب نہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا گیا لیکن دوسری آیت میں عذاب بھیجنے پر قدرت ثابت فرمادی گئی جس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ توڑنے پر بھی قادر ہے اور یہی جھوٹ۔ یہ اعتراض دیوبندی مذہب کا انتہائی ہے۔ جس کو مولوی خلیل احمد اور رشید احمد ہر جگہ بیان کرتے ہیں۔ جواب: عالم کی ہر چیز کا ہونا حق تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے فرماتا ہے **فعال لما یرید** اور فرماتا ہے کہ **علی ما یشاء قدیر** کفار مکہ پر عذاب آنا چونکہ یہ بھی عالم کی ایک چیز ہے لہٰذا ممکن ہے اور رب اس پر قادر اسی امکان و قدرت کا ذکر تمہاری پیش کردہ دوسری آیت میں ہوا لیکن جب عالم کی کسی چیز سے حق تعالیٰ کے ارادے کا تعلق ہو جائے تو اب اس کے خلاف ہونا محال بالذات اس کا ذکر پہلی آیت میں ہوا تو خلاصہ یہ ہوا کہ کفار مکہ پر عذاب کا آنا اور نہ آنا خود اپنے لحاظ سے دونوں ممکن ہیں۔ مگر اس لحاظ سے کہ عذاب نہ آنے کا حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ اور اس کے ارادے کے خلاف ہونا محال بالذات لہٰذا اس حال میں عذاب کا آنا محال بالذات۔ مثال بجو۔ زید کھڑے ہونے اور بیٹھنے دونوں پر قادر ہے مگر جب کھڑا ہو گیا تو کھڑے ہونے کی حالت میں بیٹھنا محال بالذات ہے۔ کیونکہ وہ اجتماع ضدین کی مثل ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ ہر چیز کے پیدا کرنے اور فنا کرنے پر قادر۔ لیکن جب کسی کو پیدا فرمایا تو پیدا ہو چکنے کی حالت میں فنا ہونا محال بالذات اس طرح کہ ہستی اور نیستی دونوں جمع ہو جائیں۔ ہاں جب نیستی کی جائے گی تو ہستی فنا ہو جائے گی۔ ہر دو تینوں کا یہی حال ہے کہ ان میں سے ہر ایک ممکن لیکن ایک کے ہوتے ہوئے دوسرے کا ہونا محال بالذات اور موٹی مثال بجو کنواری لڑکی جس مسلمان سے چاہے نکاح کرے یعنی بطریق بدلیت ہر مسلمان کے نکاح میں آسکتی ہے۔ مگر جب ایک سے نکاح کر لیا تو دوسرے سے نکاح کرنا اسی حال میں شرعاً محال بالذات ہو گیا اور بجو کہ زید کے پیدا ہونے سے پیشتر ہر شخص بطریق بدلیت اس کا باپ بن سکتا تھا لیکن جب وہ بکر کے نطفے سے پیدا ہو چکا اور بکر اس کا باپ بن چکا تو اس حالت میں کسی اور کا باپ بننا محال بالذات ہے۔ حق تعالیٰ قادر نہیں کہ کسی اور کو بھی زید کا باپ بناوے کذب جب ہوتا ہے جب کہ تعلق ارادے کے باوجود حق تعالیٰ ان کے عذاب پر قادر ہوتا جناب تعدد امکان اور چیز ہے اور امکان تعدد دوسری چیز اس عذاب بھیجنے میں امکان کا تعدد ہے نہ کہ تعدد کا امکان قرآن پاک سمجھنے کے لئے عقل و علم بھی ضروری ہے۔ اور دین بھی مگر دیوبندیوں کے ہاں ان تینوں کا دیوالہ ہے۔ یہ دیوبندیوں کا انتہائی اعتراض تھا جو بفضلہ تعالیٰ پاش پاش ہو گیا اور ہم تو اس سے یہ بھی سمجھے کہ وہ ابھی تک امکان کذب کے معنی سمجھے ہی نہیں۔ یہ کون کہتا ہے کہ عالم کی بعض چیزیں ممکن ہیں اور بعض ناممکن۔ نقیضین ضدیں ہر ایک ممکن لیکن ان کا جمع ہونا محال بالذات اسی کا نام امکان کذب ہے۔ اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ آیت **ما کان لیعذبھم** میں عام عذاب ظاہری مراد ہے مسخ اور پتھر برسنا وغیرہ اور دوسری آیت یعنی **قل ھو القادر** میں عذاب باطنی مراد ہے۔ یعنی جنگوں میں شکست قحط سالی۔ سخت بیماریاں وغیرہ یا عذاب ظاہری خاص جیسے حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ قرب قیامت بعض قوموں کی صورتیں مسخ ہوں گی زمین دھنسنے لگے گی۔ حضور کی تشریف آوری سے عام عذاب ظاہری آنا منع ہو گیا دوسرا عذاب منع نہیں آیت وما کان اللہ لیعذبھم سے پہلے کفار مکہ کی یہ دعا مذکور ہے کہ **امطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا**۔ جس سے پتہ لگا کہ وہاں یہی عذاب مراد ہے خیال رہے کہ کذب صدق خبری صفت ہے نہ کہ مخبر عنہ کی لہٰذا یہ محال بالذات ہے کہ رب تعالیٰ خلاف واقع کی خبر دے یہی امتناع کذب کے معنی ہیں جن کے جنتی ہونے کی خبر دے دی گئی اگر وہ دوزخ میں جا سکتے ہیں تو یہ خبر بالذات ہوتی۔ ساتواں اعتراض: عام متکلمین فرماتے ہیں مقدور